بقیع
FEBRUARY 2008
166
مسائل
خزائن العرفان
حصہ اوّل
از افادات
حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ
ترتیب
مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری
مولوی محمد رضوان القادری نعیمی
جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-2439799
Website : www.ishaateislam.net

مسائل خزائن العرفان

﴿حصہ اول﴾

از افادات

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ

ترتیب

مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری   مولوی محمد رضوان القادری نعیمی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون:2439799

نام کتاب : مسائل خزائن العرفان (حصہ اول)

از افادات : حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ

ترتیب : مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری، مولوی محمد رضوان القادری نعیمی

سن اشاعت : صفر المعظم ۱۴۲۹ھ/فروری ۲۰۰۸ء

تعداد : ۲۴۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website:www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔اور کتب خانوں پر بھی دستیاب ہے۔

فہرست مضامین مسائل خزائن العرفان

پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے اور درود و سلام ہوں حبیب خدا ﷺ پر۔ اللہ رب العالمین نے انسان کو تخلیق کیا اور اپنا خلیفہ بنا کر اس دنیا میں بھیجا اور پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ''اور نہیں پیدا کیا ہم نے جن وانس کو مگر اپنی عبادت کے لئے''۔ اس آیت مبارکہ سے ہمیں ہماری تخلیق کا مقصد بتایا جارہا ہے کہ انسان کو کس مقصد لئے پیدا کیا اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ کرو''۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اس کی عبادت کرے اور اس کی بتائی ہوئی راہ کو اختیار کرے، اور پھر انسان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم رؤف رحیم خاتم النبیین ﷺ تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل کرام کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا اور انبیاء علیہم السلام کو انسانوں کی رہنمائی و ہدایت کے لئے کتب وصحائف عطا فرمائے مگر جتنے انبیاء و رسل تشریف لائے وہ کسی نہ کسی مخصوص علاقے یا قوم کے لئے بھیجے گئے، اور جو کتب وصحائف نازل ہوئے وہ بھی مخصوص خطے یا قوم کے لئے تھے، پھر ضروری تھا کہ کوئی ایسا رسول مبعوث ہو جو تمام مخلوق کے لئے رسول بن کر آئے اور کوئی ایسی کتاب نازل ہو جو تمام انسانوں کے لئے رہتی دنیا تک راہ ہدایت ہو تو اللہ تعالیٰ ہمارے نبی پاک ﷺ کو مبعوث فرمایا، آپ تمام جہانوں کے لئے رحمت اور تمام مخلوق کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے اور آپ ﷺ کو ایک ایسی کتاب عطا کی گئی جو کہ تمام کتابوں اور صحیفوں کی آخری اور اس سے قبل کی تمام کتب اور صحیفے منسوخ کر دیئے گئے اور ان کے باقی رہنے والے احکام بھی اس میں ذکر کر دیئے گئے، آپ

ﷺ نے بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ عطا کی اور اللہ اور قرآن سے مضبوط رشتہ جوڑ دیا اور صراط مستقیم کو تابناک بنا کر ایک سے ایک ممتاز ترین علم وفنون کی نورانی قندیلیں روشن فرمائیں اور آپ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد صحابہ وتابعین اور علماء کی صورت میں دین اسلام پھیلتا گیا، یہاں تک کہ انہی علوم وفنون کی عظیم ہستیوں میں ایک عظیم ہستی سرزمین ہندوستان پر چمکی جن کا اسم گرامی حضرت علامہ مولانا صدرالافاضل حکیم سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ ہے، آپ نے امت محمدیہ کو علم و فنون کی دنیا سے ایک عظیم تحفہ تفسیر قرآن (خزائن العرفان) جو کہ اردو زبان کا ایک عظیم شاہکار ہے پیش کیا، آپ نے قرآن مجید فرقان حمید کی عظیم خدمت کر کے امت کے لئے قرآن مجید کے رموز اور نگینوں کو امت کے لئے آسان کر کے پیش کیا، ایسے نگینوں کو جن سے امت ناواقف تھی، یعنی بہت سے مسائل قرآنی آیات سے اخذ کئے جو کہ تفسیر خزائن العرفان کی صورت میں موجود ہے اور اب اس کو آپ کے سجادہ نشین میرے (ماموں و) پیرومرشد نبیرہ صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد رضوان الدین نعیمی کی سرپرستی میں حضرت کے مریدین حضرت مولانا نور محمد نعیمی اور حضرت مولانا محمد رضوان القادری نے ترتیب دے کر ایک کتاب کی صورت میں ''مسائل خزائن العرفان'' کے نام سے پیش کیا جو کہ بمبئی انڈیا سے شائع ہوا، اس کتاب کو عوام الناس کے لئے مفید جانتے ہوئے جمعیت اشاعت اہلسنّت نے اپنی سلسلہ اشاعت نمبر 166 اور 167 دو حصوں میں شامل کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت صدرالافاضل اور آپ کے مریدین ومعتقدین اور میرے پیرومرشد کی کاوشوں اور ہمارے ادارے جمعیت اشاعت اہلسنّت کی ان کاوشوں کو قبول ومقبول فرمائے اور اجر عظیم کی نعمتوں سے مالامال فرمائے۔

سید محمد طاہر نعیمی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بَابُ الْعَقَائِد

ایمان اور کفر سے متعلق مسائل

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ (پ۱، رکوع ۱، س۲ البقرہ)

ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا۔ اور آخرت پر یقین رکھیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے اسی طرح کتب سابقہ

پر بھی ایمان لانا ضروری ہے. جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائی ہیں. البتہ ان کو جو احکام ہماری شریعت میں منسوخ ہوگئے ان پر عمل درست نہیں مگر ایمان لانا ضروری ہے مثلاً پچھلی شریعتوں میں بیت المقدس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا ہمارے لئے ضروری تو ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں چوں کہ یہ منسوخ ہوچکا ہے.

مسئلہ : قرآن کریم سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے انبیاء پر جو نازل ہوا ان سب پر اجمالاً ایمان لانا فرض عین ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرض کفایہ ہے. لہٰذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جبکہ علماء موجود ہوں جنہوں نے اس کے علم کی تحصیل میں پوری جد و جہد صرف کی ہو۔ (خزائن العرفان)

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؕ ○ (پ ۱، رکوع ۲، ۹ البقرۃ)

ترجمہ :۔ فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو ۔ اور انہیں شعور نہیں (کنزالایمان)

مسئلہ :۔ اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کفر کا اعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہے. شرع میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں. اور ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے۔ (خزائن العرفان)

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○

ترجمہ :۔ سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں (کنزالایمان)

(پ ۱، رکوع ۲، ۱۲، البقرہ)

مسئلہ :۔ کفار سے میل جول اور ان کی خاطر دین میں مداہنت اور اہل باطل کے ساتھ تملق و چاپلوسی اور ان کی خواہش کیلئے صلح کل بن جانا، اور اظہار حق سے باز رہنا شان منافق اور حرام ہے۔ (خزائن العرفان)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ○ (پ ۱ رکوع ۱، ۱۳ البقرہ)

ترجمہ :۔ اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں۔ تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں۔ سنتا ہے! وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ :۔ آمنوا کما آمن سے ثابت ہوا کہ صالحین کی اتباع محمود و مطلوب ہے۔

مسئلہ :۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہلسنت و جماعت حق ہے کیوں کہ اس میں صالحین کی اتباع ہے۔

مسئلہ :۔ باقی تمام فرقے صالحین سے منحرف ہیں۔ لہٰذا گمراہ ہیں۔

مسئلہ :۔ بعض علماء نے اس آیت کو زندیق کی توبہ قبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے، زندیق وہ ہے جو نبوت کا مقر ہو، شعائر اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں۔ یہ بھی منافقوں میں داخل ہے۔ (خزائن العرفان)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(پ۱، رکوع ۲، آیت ۱۴ البقرہ)

ترجمہ :۔ اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو یوں ہی ہنسی کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ :۔ انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کفر ہے۔

مسئلہ :۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام اور پیشوایان اسلام کا تمسخر اڑانا کفر ہے۔ (خزائن العرفان)

یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۙۗ وَاِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(پ۱، رکوع ۲، آیت ۲۰ البقرہ)

ترجمہ :۔ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی۔ جب کچھ چمک ہوئی۔ اس میں چلنے لگے۔ اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے۔ اور اللہ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں لے جاتا۔ بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ :۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیت الٰہی کے ساتھ مشروط ہے کہ بغیر مشیت تنہا اسباب کچھ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ :۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیت اسباب کی محتاج نہیں۔ وہ بے سبب جو چاہے کر سکتا ہے[1] (خزائن العرفان)

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

(پ۱، رکوع ۳، آیت ۲۱ البقرہ)

ترجمہ :۔ اے لوگو! اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تمہارے اگلوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ :۔ کفار عبادت کے مامور ہیں جس طرح بے وضو ہونا نماز کے فرض ہونے کا مانع نہیں اسی طرح کافر ہونا وجوب عبادت کو منع نہیں کرتا۔ اور جیسے بے وضو شخص پر

---

[1] فائدہ: باری تعالیٰ کے لئے جھوٹ اور تمام عیوب محال ہیں۔ اسی لئے قدرت کو ان سے کچھ واسطہ نہیں۔

نماز کی فرضیت رفع حدث لازم کرتی ہے۔ ایسے کافر کو وجوب عبادت ترک کفر سے لازم آتا

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ○

(پ۱، رکوع ۳، ۲۴ البقرہ)

ترجمہ: پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرما دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہوچکی ہے یہ بھی اشارہ ہے کہ بکرمہ تعالیٰ مومنین کے لئے خلود نار یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں ہے۔ (خزائن العرفان)

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِھًا ؕ وَلَھُمْ فِیْھَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَةٌ ۙۗ وَّھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○ (پ۱ ع ۳، ۲۵ البقرہ)

ترجمہ: اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں۔ جب باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا

جائے گا (صورت دیکھ کر) کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ (صورت میں) ملتا جلتا انہیں دیا گیا۔ اور ان کے لئے باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: عمل صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کہ عمل جزء ایمان نہیں۔

مسئلہ: بشارت مومنین صالحین کے لئے بلا قید ہے اور گنہگاروں کے لئے مقید بمشیت الٰہی ہے کہ چاہے از راہ کرم معاف فرمائے اور یا گناہوں کی سزا دے کر اسے جنت عطا کرے۔

مسئلہ: جنت اور اہل جنت کے لئے فنا نہیں۔ (خزائن العرفان)

هُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

(پ، رکوع ۳، ۲۹ البقرہ)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔ پھر آسمان کی طرف استوا (قصد) فرمایا۔ تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: کرخی اور ابوبکر رازی وغیرہ نے خلق لکم سے قابل انتفاع اشیاء کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ (خزائن العرفان)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(پ، رکوع ۴، ۳۰ البقرہ)

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا ایک نائب بنانے والا ہوں۔ بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا۔ اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں۔ فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس میں بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسکو مشورہ کی حاجت ہو۔ (خزائن العرفان)

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

(پ، رکوع ۴، ۳۱ البقرہ)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام (اشیاء کے) نام سکھائے پھر سب (اشیاء) کو ملائکہ پر پیش کرکے فرمایا سچے ہو تو ان کے نام بتاؤ۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ علم اسماء خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے

مسئلہ: اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں (خزائن العرفان)

قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

(پ، رکوع ۴، ۳۳ البقرہ)

ترجمہ: فرمایا اے آدم بتا دے انہیں سب (اشیاء) کے نام جب

اس نے (یعنی آدم نے) انہیں سب کے نام بتا دیئے۔ فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا۔ کیوں کہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔

مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لغات اور کل زبانیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

مسئلہ: یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے علوم و کمالات میں زیادتی ہوتی ہے۔ (خزائن العرفان)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○

(پ۱، رکوع ۴، ۳۴ البقرہ)

اور (یاد کرو جب) ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا۔ اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک سجدہ عبادت جو بقصد پرستش کیا جاتا ہے۔ دوسرا سجدہ تحیت جس سے مسجود الیہ کی تعظیم منظور ہوتی ہے نہ کہ عبادت۔

مسئلہ: سجدۂ عبادت اللہ کے لئے خاص کسی اور کے لئے نہیں ہو سکتا۔ نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا۔ یہاں مفسرین جو سجدہ عبادت مراد لیتے ہیں فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللہ کے لئے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام قبلہ بنائے گئے تھے تو وہ مسجود الیہ تھے۔ نہ کہ مسجود لہٗ مگر یہ قول ضعیف ہے کیوں کہ اس سجدہ سے حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فضل و شرف ظاہر فرمانا مقصود تھا (نہ کہ ان کی عبادت) اور مسجود الیہ کا ساجد سے افضل ہونا کچھ ضرور نہیں جیسا کہ کعبہ معظمہ حضور سید انبیا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قبلہ اور مسجود الیہ ہے۔ باوجودیکہ حضور اس سے افضل ہیں۔ دوسرا قول یہ کہ یہاں سجدۂ عبادت نہ تھا سجدہ تحیت تھا اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لئے تھا زمین پر پیشانی رکھ کر تھا نہ کہ صرف جھکنا یہی قول صحیح ہے اور اسی پر جمہور ہیں۔ (مدارک)

مسئلہ: سجدہ تحیت پچھلی شریعتوں میں جائز تھا۔ ہماری شریعت میں منسوخ کیا گیا۔ اب کسی کے لئے جائز نہیں کیوں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہیئے اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرے (مدارک) ملائکہ میں سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرت جبرئیل ہیں۔ پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر اور ملائکہ مقربین یہ سجدہ جمعہ کے روز وقت زوال سے عصر تک کیا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مقربین سجدہ میں سو برس رہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پانچ سو برس سجدے میں رہے شیطان نے سجدہ نہ کیا اور براہِ تکبر یہ اعتقاد کرتا رہا کہ وہ حضرت آدم سے افضل ہے اس کے لئے سجدہ کا حکم معاذ اللہ خلاف حکمت تھا اس اعتقاد باطل سے وہ کافر ہو گیا۔

مسئلہ: اس آیت میں دلالت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں۔ کہ ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا۔

مسئلہ: تکبر نہایت قبیح شے ہے اس سے کبھی متکبر کی نوبت کفر تک پہونچ جاتی ہے۔
(خزائن العرفان)

وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝ (پ۱، رکوع ۴، البقرہ)

اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو۔ اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: ظلم کے معنی ہیں کسی شے کو بے محل وضع کرنا یہ ممنوع ہے۔ اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ یہاں ظلم خلاف اولیٰ کے معنی میں ہے۔

مسئلہ: انبیاء علیہم السلام کو ظالم کہنا اہانت وکفر ہے۔ جو کہے وہ کافر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مالک و مولیٰ ہے۔ جو چاہے فرمائے اس میں ان کی عزت ہے اور دوسرے کی کیا مجال کہ خلاف ادب کلمہ زبان پر لائے۔ اور خطاب حضرت حق کو اپنی جرأت کے لئے سند بنائے ہمیں تعظیم و توقیر اور ادب و طاعت کا حکم فرمایا ہم پر یہی لازم ہے۔ (خزائن العرفان)

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۝ (پ۱، رکوع ۴، ۳۷، البقرہ)

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے۔ تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس میں ہدایت ہے کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل و کرم سے حق دیتا ہے۔ اسی تفضلی حق کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی۔ جنت کے اخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سلب کر لی گئی تھی بجائے اس کے زبان مبارک پر سریانی زبان جاری کر دی گئی تھی۔ قبول توبہ کے بعد پھر زبان عربی عطا ہوئی۔ (فتح العزیز)

مسئلہ: توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے۔ اس کے تین رکن ہیں۔ ایک اعتراف جرم۔ دوسرے ندامت تیسرے عزم ترک، اگر گناہ قابل تلافی ہے تو اس کی تلافی بھی لازمی ہے۔ مثلاً تارک الصلوٰۃ کی توبہ کے لئے پچھلی نمازوں کی قضا بھی پڑھنا ضروری ہے۔ توبہ کے بعد حضرت جبرئیل نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا۔ اور سب پر ان کی فرمانبرداری لازم ہونے کا حکم سنایا۔ سب نے قبول طاعت ہونے کا اظہار کیا۔ (فتح العزیز، خزائن العرفان)

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ ؗ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ

وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۚ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

ترجمہ:۔ پھر یہ جو تم ہو اپنوں کو قتل کرنے لگے۔ اور اپنے میں سے ایک گروہ کو ان کے وطن سے نکالتے ہو اور ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ اور زیادتی میں اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں۔ تو بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو۔ اور ان کا نکالنا تم پر حرام ہے۔ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو۔ اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔ تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے۔ مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو۔ اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

(پ ۱، رکوع ۱۰، ۸۵ البقرہ، کنز الایمان)

مسئلہ:۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم و حرام پر امداد کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ:۔ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔

مسئلہ:۔ کتاب الٰہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر ہے [1]

[1] اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ جب احکام الٰہی میں سے بعض کا ماننا بعض کا نہ ماننا کفر ہو تو یہود کا حضرت سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو ماننا کفر سے نہیں بچا سکتا۔

مسئلہ: کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا علاوہ اخروی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا۔ (خزائن العرفان)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (پ ۱، رکوع ۱۳، ۱۰۴ البقرہ)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو راعنا نہ کہو۔ اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو۔ اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے۔ اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔

مسئلہ: دربار انبیاء علیہم السلام میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازمی ہے۔

مسئلہ: انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔ (خزائن العرفان)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۗ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۗ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

(پ ۲، رکوع ۱۱، ۲۱۷ البقرہ)

ترجمہ: تم سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کا حکم، تم فرماؤ۔ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا۔ اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو نکال دینا۔ اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی زیادہ بڑے ہیں اور ان کا فساد قتل سے سخت تر ہے۔ اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔ اگر بن پڑے اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے۔ تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں۔ اور وہ دوزخ والے ہیں۔ انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے سارے عمل باطل ہو جاتے ہیں آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اجر و ثواب نہیں۔ اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کا حکم دیتی ہے۔ اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا اس کا مال معصوم نہیں رہتا اس کی مدح و ثنا اور امداد جائز نہیں۔ (خزائن العرفان)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (پ ۳، رکوع ۴، ۲۶۱، البقرہ)

ترجمہ: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اگائیں سات بالیاں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے۔ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔
کنز الایمان

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اسناد مجازی جائز ہے جبکہ اسناد کرنے والا غیر خدا کو مستقل فی التصرف اعتقاد نہ کرتا ہو۔ اس لئے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے، یہ دوا مضر ہے۔ یہ درد مضر ہے، یہ درد کی دافع ہے۔ ماں باپ نے پالا، عالم نے گمراہی سے بچایا۔ بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ سب میں اسناد مجازی ہے۔ اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعل حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اور باقی سب وسائل۔ (خزائن العرفان)

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۗ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۗ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۗ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (پ ۳، رکوع ۶، ۲۷۵، البقرہ)

ترجمہ: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے۔ اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا

سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے۔ اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے، وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: جو سود کو حلال جانے وہ کافر ہے۔ ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیوں کہ ہر ایک حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔ (خزائن العرفان)

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پ۳، رکوع ۸، آیت ۲۸۴، البقرہ)

ترجمہ: اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ تو جسے چاہے گا بخشے گا۔ اور جسے چاہے گا سزا دے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: کفر کا عزم کرنا کفر ہے۔ اور گناہ کا عزم کرکے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے لئے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو نہ کر سکے۔ تو جمہور کے نزدیک اس سے مواخذہ کیا جائے گا۔ شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوائی اسی طرف گئے ہیں۔ اور ان کی دلیل آیۃ "ان الذین یحبون

ان تشیع الفاحشۃ" ہے۔ اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے۔ اگر وہ عمل میں نہ آئے، جب بھی اس پر عتاب کیا جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر وہ نادم ہوا۔ اور استغفار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائے گا۔ (خزائن العرفان)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ (پ۳، رکوع ۱۱، آیت ۲۲، آل عمران)

ترجمہ: یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے دنیا میں اور آخرت میں۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔ اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔ (خزائن العرفان)

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

(پ۳، رکوع ۳، آیت ۵۲، آل عمران)

ترجمہ: پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر پایا۔ بولا کون میرے مددگار ہوتے

ہیں اللہ کی طرف۔ حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا۔ نہ کہ یہودیت اور نصرانیت۔ (خزائن العرفان)

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ (رکوع ۱۳، آل عمران)

ترجمہ:۔ اور کافروں نے مکر کیا۔ اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: لفظ مکر لغت عرب میں ستر یعنی پوشیدگی کے معنی میں ہے۔ اس لئے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں۔ اور وہ تدبیر کسی اچھے مقصد کے لئے ہو تو محمود اور کسی قبیح غرض کے لئے ہو تو مذموم ہوتی ہے۔ مگر اردو زبان میں یہ لفظ فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس لئے ہرگز شان الٰہی میں نہ کہا جائے گا۔ اور چونکہ عربی میں بھی بمعنی خدع کے معروف ہو گیا ہے اسی لئے عربی میں بھی شان الٰہی میں اس کا اطلاق جائز نہیں۔ آیت میں جہاں کہیں وارد ہوا وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے۔ (خزائن العرفان)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

(پ۵، رکوع ۴، آیت ۴۳، النساء)

ترجمہ: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور ناپاکی کی حالت میں بے نہائے۔ مگر مسافری میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا۔ اور پانی نہ پایا۔ تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمہ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اسی لئے قرآن پاک میں یاایھا الذین آمنوا سے خطاب فرمایا گیا۔ (خزائن العرفان)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

(پ۵، رکوع ۱۱، آیت ۹۷ نساء)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے، کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے، کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔ تو ایسوں کا

ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور بہت بری جگہ پلٹنے کی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکے اور یہ جانے کہ وہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو، خواہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہوئی۔ (خزائن العرفان)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ (پ۵، رکوع ۱۴، ۱۱۳ نساء)

ترجمہ:۔ اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکا دے دیں۔ اور اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں، اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے۔ اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری۔ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات

کے علوم عطا فرمائے۔ اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا۔ یہ مسئلہ قرآن کی بہت آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ (خزائن العرفان)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ (پ۶، رکوع ۱، ۱۵۲، نساء)

ترجمہ:۔ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ ان کے ثواب دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: یہ آیت صفات فعلیہ سے تعلق رکھتی ہے و مغفرت و رحمت کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (پ۶، رکوع ۱۰، ۴۰ المائدہ)

ترجمہ:۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی، سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (کنز الایمان)

مسئلہ:۔ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیّت پر ہے۔

وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کی مجال اعتراض نہیں۔ اس سے قدریہ اور معتزلہ کا ابطال ہو گیا۔ جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں۔ (خزائن العرفان)

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (پ۶، رکوع ۶، ۱۲۰، المائدہ)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: کذب وغیرہ عیوب قبائحُ اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کے لئے محال ہیں ان کو تحت قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط و باطل ہے۔ (خزائن العرفان)

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (پ۷، رکوع ۱۵، ۸۰، انعام)

ترجمہ:۔ میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ تمام ادیانِ باطلہ سے بیزاری ہو۔ (خزائن العرفان)

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (پ۹، رکوع ۱۲، ۱۸۰، اعراف)

ترجمہ:۔ اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام۔ تو اسے ان سے پکارو۔ اور انہیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں۔ وہ جلد اپنا کیا پائیں گے۔ (کنزالایمان)

مسائل: ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسا کہ مشرکین نے الہ کا لات، اور عزیز کا عزیٰ، اور منّان کا منات کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے۔ یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے نام مقرر کئے جائیں، جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو۔ یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توفیقیہ ہیں تیسرے حسن ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضارُّ یا مانع یا خالق القردہ کہنا جائز نہیں۔ بلکہ دوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا "یا ضار۔ یا مانع۔ یا معطی، یا خالق الخلق" چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں۔ یہ بھی سخت ناجائز ہے جیسے کہ "رام" یا "پرماتما" وغیرہ پنجم ایسے اسماء کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں۔ اور یہ نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہے یا نہیں۔ (خزائن العرفان)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ○

(پ۹، رکوع ۱۸، ۳۸ انفال)

ترجمہ:۔ تم کافروں سے فرماؤ۔ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گذرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گا۔ اور اگر پھر وہی کریں۔ تو اگلوں کا دستور گذر چکا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آجائے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کفر اور معاصی معاف ہوجاتے ہیں۔ (خزائن العرفان)

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○

(پ۱۰، رکوع ۱۴، ۶۶، توبہ)

ترجمہ:۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہوکر۔ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں۔ تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں۔ (خزائن العرفان) (مزید عرفان کیلئے تفسیر دیکھئے)

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ○ (پ۱۱، رکوع ۱۴، ۸۴ التوبہ)

ترجمہ:۔ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے۔ تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم اسلام رکھتے ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ:۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمال ایمان کا مقتضا ہے۔ خزائن العرفان

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○

(پ۱۱، رکوع ۱۴، ۸۸، یونس)

ترجمہ:۔ اور موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش اور مال دنیا کی زندگی میں دیئے۔ اے رب ہمارے اس لئے کہ تیری راہ سے بہکادیں۔ اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے۔ اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں۔ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لئے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے۔ مدارک

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا۔ (خزائن العرفان)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝ (پ۱۶، رکوع ۱۵، س۲۰ طٰہٰ)

ترجمہ:۔ اور جو کچھ نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ:۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اطاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کار آمد ہیں۔ اور ایمان نہ ہو تو سب اعمال بے کار۔ (خزائن العرفان)

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

(پ۲۵، رکوع ۶، س۴۲، الشوریٰ)

ترجمہ:۔ اور کسی آدمی کو نہیں پہونچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو۔ یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے بیشک وہ بلندی و حکمت والا ہے (کنزالایمان)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لئے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے محجوب ہونا ہے۔ (خزائن العرفان)

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ۲۶، رکوع ۱۴، س۴۹ الحجرات)

ترجمہ: گنوار بولے کہ ہم ایمان لائے، تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ اور اگر تم اللہ و رسول کی فرمانبرداری کروگے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں۔ اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں۔ (خزائن العرفان)

باب العلم

علم کی فضیلت اور اہمیت سے متعلق مسائل

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(پ۱، رکوع ۴، ۳۱، البقرہ)

ترجمہ : اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام (اشیا) کے نام سکھائے پھر سب (اشیا) کو ملائکہ پر پیش کرکے فرمایا۔ سچے ہو تو ان کے نام بتاؤ۔

(کنز الایمان)

مسئلہ : اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا ہے اس سے ثابت ہوا کہ علم اسمار خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔

مسئلہ : انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔ (خزائن العرفان)

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

(پ۱، رکوع ۴، ۳۳، البقرہ)

ترجمہ : فرمایا اے آدم بتادے انہیں سب (اشیا) کے نام، جب اس نے (یعنی آدم نے) انہیں سب کے نام بتادیئے، فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں، اور میں جانتا ہوں جو کچھ ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے، اگرچہ اسے معلم نہ کہا جائے گا، کیوں کہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔

مسئلہ : جملہ لغات اور کل زبانیں اللہ کی طرف سے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (پ۲، رکوع ۵، ۱۷۴، البقرہ)

ترجمہ : وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے

ذلیل قیمت سے لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں۔ اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: (علم) چھپانا یہ بھی ہے کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے۔ نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے۔ نہ دکھایا جائے۔ اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے۔ اور کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے۔ (خزائن العرفان)

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ○

(پ۴، رکوع ۱۰، ۱۸۷، آل عمران)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا، تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ اور اس کے بدلے ذلیل

دام حاصل کئے۔ تو کتنی بری خریداری ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہونچائیں۔ اور حق ظاہر کریں۔ اور کسی غرض فاسد کے لئے اس میں سے نہ چھپائے۔

مسئلہ: اس میں وعید ہے کہ خود پسندی کرنے والے کے لئے اور اس کے لئے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہتے ہیں۔ جو لوگ بغیر علم کے اپنے آپ کو عالم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کسی غلط وصف اپنے لئے پسند کرتے ہیں انہیں سبق حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ (خزائن العرفان)

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○

(پ۵، ۸۳، النساء)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے تو اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں۔ اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے۔ تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی۔ تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے مگر تھوڑے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : اس آیت میں دلیل ہے جواز قیاس پر اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہوتا ہے جو بنص قرآن حاصل ہوتا ہے۔ اور ایک علم وہ ہے جو قرآن و احادیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

مسئلہ : یہ بھی معلوم ہوا کہ امور دینیہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز نہیں۔ جو اہل ہو اسکو تفویض کرنا چاہیئے۔ (خزائن العرفان)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۚ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

(پ۵ ، رکوع ۱۰ ، آ۹۴ ، النساء)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کرلو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو۔ تو اللہ کے پاس بہتیری غنیمتیں ہیں۔ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔ تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے، بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اکثر فقہاء نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں مومن ہوں۔ تو اس کو مومن مانا جائے گا۔ کیوں کہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے۔ اور اگر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا۔ جب تک کہ وہ اپنے کفری دین سے بیزاری کا اظہار اور اس کے باطل ہونے کا اعتراف نہ کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لئے اس کفر سے بیزاری اور اس کو کفر جاننا ضروری ہے۔ (خزائن العرفان)

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

(پ۶ ، رکوع ۱۱ آ۴۴ ، المائدہ)

ترجمہ : بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے۔ ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی۔ اور وہ اس پر گواہ تھے۔ تو لوگوں سے خوف نہ کرو، اور مجھ سے ڈرو، اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو۔ اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں (کنز الایمان)

مسئلہ : اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے اور ان کے ہمیں ترک کرنے کا حکم نہ دیا ہو یا منسوخ نہ کئے گئے ہوں، وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں۔

(خزائن العرفان)

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

(پ۶، رکوع ۱۲، آیت ۶۳، المائدہ)

ترجمہ: انہیں کیوں نہیں منع کرتے ان کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے، بیشک بہت ہی برے کام کر رہے ہیں

(کنز الایمان)

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے۔ (خزائن العرفان)

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○

(پ۶، رکوع ۱۵، آیت ۷۹، المائدہ)

ترجمہ: جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے، ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس آیت سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی برائی سے روکنا لوگوں کو واجب ہے اور بدی

کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اول تو انہیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ ہو گئے انکے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت اتاری (خزائن العرفان)

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○

(پ۶، رکوع ۱۵، آیت ۸۰، المائدہ)

ترجمہ: ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ کیا ہی بری چیز اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔ (خزائن العرفان)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ

تنظیم افکار صدر الافاضل

وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ (پ۱۱، رکوع ۴، ۱۲۲، التوبہ)

ترجمہ: اور مسلمانوں سے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں، اس امید پر کہ وہ بچیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: علم دین حاصل کرنا فرض ہے۔ جو چیزیں بندے پر فرض یا واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے۔ اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ۔

مسئلہ: طلب علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے۔ جو شخص طلب علم کے لئے راہ چلے، اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرتا ہے۔ (ترمذی)

مسئلہ: فقہ افضل ترین علم ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا ہے۔ (خزائن العرفان)

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(پ۱۲، رکوع ۱۵، آیت ۳۶، یوسف)

ترجمہ: اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے۔ ان میں ایک بولا میں نے خواب دیکھا کہ شراب نچوڑتا ہوں، اور دوسرا بولا میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں۔ ہمیں اس کی تعبیر بتایئے بیشک ہم آپ کو نیکو کار دیکھتے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لئے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے۔ (مدارک و خازن۔ خزائن العرفان)

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (پ۱۴، رکوع ۲۲، ۱۲۵، النحل)

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ۔ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا۔ اور وہ خوب

جانتا ہے راہ والوں کو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دعوت الی اللہ اور اظہار حقانیت کے لئے مناظرہ جائز ہے۔

(خزائن العرفان)

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝ (پ۱۵، رکوع ۱۵، ۱۹، الکہف)

ترجمہ: اور یوں ہی ہم نے ان کو جگایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں، ان میں ایک کہنے والا بولا۔ تم یہاں کتنی دیر رہے کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم، دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے، تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر شہر میں بھیجو، پھر وہ غور کرے کہ وہاں کونسا کھانا زیادہ ستھرا ہے کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیئے کہ نرمی کرے، اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظن غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔

(خزائن العرفان)

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓي اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝

(پ۱۵، رکوع ۲۱، ۶۶، الکہف)

ترجمہ: اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں۔ اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہیئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔

مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ بتواضع ادب پیش آئے (مدارک)

(خزائن العرفان)

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔــلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓي اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝

(پ۱۵، رکوع ۲۱، ۷۰، الکہف)

ترجمہ: کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مسترشد کے آداب میں ہے کہ وہ شیخ اور استاذ

کے افعال پر زبان اعتراض نہ کھولے، اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمائیں۔

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ○
(پ۱۶، رکوع ۱۳، آیت ۸۴، طٰہٰ)

ترجمہ:۔ عرض کی کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے، اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوا۔ (مدارک شریف، خزائن العرفان)

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ○
(پ۱۶، رکوع ۱۳، آیت ۸۵، طٰہٰ)

ترجمہ:۔ فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو بلا میں ڈالا اور انہیں سامری نے گمراہ کر دیا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیوں کہ وہ اس کا سبب و باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اور اولیاء کرام نے حاجت روائی فرمائی، بزرگوں نے بلا دفع کی، مفسرین نے فرمایا کہ امور ظاہر میں منشا اور سبب کی

طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا موجد اللہ تعالیٰ ہے! در قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں۔ (خازن۔ خزائن العرفان)

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۙ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۗ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○
(پ۱۷، رکوع ۶، آیت ۷۹، الانبیاء)

ترجمہ:۔ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا، اور دونوں کو ہم نے حکومت اور علم عطا کیا۔ اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے، اور یہ ہمارے کام تھے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: جن علماء کو اجتہاد کی مہارت حاصل ہو انہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب و سنت کا حکم نہ پائیں، اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جائے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مصیب ہو تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔ اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر۔ (خزائن العرفان)

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِىْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ

وَّنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝ (پ۲۱، رکوع ۱، ۲۹ العنکبوت)

ترجمہ:- اور اے مسلمانوں کتابیوں سے نہ جھگڑو، مگر بہتر طریقہ پر مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا۔ اور کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو تمہاری طرف اترا۔ اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے۔ اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی امور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی۔ (خزائن العرفان)

بابُ الطّہارت

(طہارت سے متعلق مسائل)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَاَيۡدِيَكُمۡ اِلَى الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ اِلَى الۡكَعۡبَيۡنِ‌ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا‌ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(پ۶، رکوع ۶، سورۃ المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ، اور سروں کا مسح کرو، اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے۔ ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے جنابت کبھی بیداری میں دفع شہوت کے ساتھ انزال ہوتی ہے۔ اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتیٰ کہ اگر خواب یاد آیا مگر کوئی تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا۔ اور کبھی سبیلین میں ادخال حشفہ سے فاعل و مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے اور نفاس کا موجبِ غسل ہونا اجماع

سے ثابت ہے۔ (خزائن العرفان)

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (پ۱۱، ۱۰۸، التوبہ)

(ترجمہ: بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: نجاست اگر جائے خروج سے متجاوز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے۔ ورنہ مستحب۔

مسئلہ: ڈھیلوں سے استنجا سنت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر مواظبت فرمائی ہے۔ اور کبھی ترک بھی فرمایا ہے۔ (ڈھیلوں کے ساتھ پانی سے طہارت خوب ہو جاتی ہے)

(خزائن العرفان)

بَابُ الصَّلٰوۃ

نماز کی فرضیت و اہمیت سے متعلق مسائل

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ○ (پ۱، رکوع ۵، آیت ۴۳ البقرہ)

ترجمہ:۔ اور نماز قائم رکھو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کیساتھ جماعت کی ترغیب بھی ہے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (خزائن العرفان)

وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

(پ۱، رکوع ۱۴، آیت ۱۱۵ البقرۃ)

ترجمہ: اور پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے۔ تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (یعنی خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے۔ بیشک اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ اگر جہت قبلہ معلوم نہ ہوسکے تو جس طرف دل جمے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرف منہ کرکے نماز پڑھے۔ (خزائن العرفان)

وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی (پ۳۰، رکوع ۱۲، آیت ۱۵، اعلیٰ)

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے تکبیر افتتاح ثابت ہوئی۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزء نہیں ہے کیوں کہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے۔ (خزائن العرفان)

باب القرأت

تلاوت قرآن سے متعلق مسائل

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝

پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے ۔

استعاذہ کے احکام

مسئلہ : (قرآن کی) تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھنا سنت ہے لیکن اگر شاگرد استاذ سے پڑھتا ہو تو سنت نہیں۔

مسئلہ : نماز میں امام و منفرد دونوں کے لئے سبحان سے فارغ ہو کر آہستہ اعوذ الخ پڑھنا سنت ہے۔ (خزائن العرفان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

مسئلہ : بسم اللہ الخ قرآن پاک کی آیت ہے، مگر سورہ فاتحہ یا اور کسی آیت کا جزو نہیں اس لئے نماز میں جہر سے نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ : تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ جہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے۔

مسئلہ : قرآن پاک کی ہر آیت بسم اللہ سے شروع کی جائے سوائے سورہ برات کے۔

مسئلہ : سورہ نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بسم اللہ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں، بلکہ جزو آیت ہے۔ بلا خلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی۔ نماز جہری میں جہراً اور سری میں سراً۔

مسئلہ : ہر مباح کام بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے۔ ناجائز کام پر بسم اللہ پڑھنا ممنوع ہے۔ (خزائن العرفان)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝

ترجمہ : سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔

(سورۃ الفاتحہ ۱ پ ۱، البقرہ)

مسئلہ : نماز میں اس سورۃ کا پڑھنا واجب ہے۔ امام و منفرد کے لئے تو حقیقۃً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقرأت حکمیہ یعنی امام کی زبان سے۔

مسئلہ : نماز جنازہ میں اگر دعا یاد نہ ہو تو سورہ فاتحہ بہ نیت دعا پڑھنا جائز ہے بہ نیت قرأت جائز نہیں۔

مسئلہ: ہر کام کی ابتداء میں تسمیہ کی طرح حمد الٰہی بجالانا چاہیئے۔
مسئلہ: کبھی حمد واجب ہوتی ہے۔ جیسے خطبہ جمعہ میں کبھی مستحب جیسے خطبۂ نکاح میں اور ہر امر ذیشان میں اور کھانے پینے کے بعد۔ اور کبھی سنت موکدہ ہے جیسے چھینک آنے کے بعد۔
(خزائن العرفان)

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝

ترجمہ: ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔
(کنزالایمان۔ پ۱، رکوع ۱، آیت ۴ الفاتحہ)

مسئلہ: نعبد کے صیغۂ جمع سے ادا بالجماعت بھی مستفاد ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجۂ قبول پاتی ہیں۔
مسئلہ: اس میں ردّ شرک ہے۔ کہ اللہ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہوسکتی۔

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝
ترجمہ: نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔
(کنزالایمان۔ پ۱، رکوع ۱، آیت ۷ الفاتحہ)

مسئلہ: طالبانِ حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کے راہ و رسم وضع و اطوار سے

پرہیز لازم ہے۔
مسئلہ: ضاد اور ظاء میں مباحث ذاتی ہے۔ بعض صفات کا اشتراک انہیں متحد نہیں کرسکتا۔ لہٰذا غیر المغضوب بظا پڑھنا اگر بقصد ہو تو تحریف قرآن اور کفر ہے۔ ورنہ ناجائز ہے۔
مسئلہ: جو شخص ضاد کے بجائے ظا پڑھے اس کی امامت جائز نہیں۔
مسئلہ: حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں آمین اخفاء کے ساتھ یعنی آہستہ کہی جائے۔ (خزائن العرفان)

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (پ۹، رکوع ۱۴، آیت ۲۰۴ الاعراف)
ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو۔ کہ تم پر رحم ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے۔ خواہ نماز میں یا خارج نماز اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ **فائدہ:** جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے سبب میں ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اس آیت میں خطبہ سننے کے لئے گوش برآواز ہونے اور خاموش رہنے کا حکم ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ

قرأت کرتے ہیں۔ تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو۔ غرض اس آیت سے قرأت خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اور کوئی حدیث ایسی نہیں کہ ہے کہ جس کو اس کے مقابل حجّت قرار دیا جا سکے۔ قرأت خلف الامام کی تائید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ **لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب** مگر اس حدیث سے قرأت خلف الامام کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا۔ صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی۔ تو جب کہ حدیث قرأۃ الامام لہ قرأۃ سے ثابت ہے کہ امام کا قرأت کرنا ہی مقتدی کا قرأۃ کرنا ہے۔ تو جب امام نے قرأۃ کی اور مقتدی ساکت رہا تو اس کی قرأت حکمیہ ہوئی۔ تو امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے۔ اور قرأت کرنے سے آیات کا اتباع ترک ہوتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔ (خزائن العرفان)

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ○

ترجمہ: نماز قائم رکھو، سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (کنزالایمان)

(پ ۱۵، رکوع ۹، ۷۸ بنی اسرائیل)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ قرأت نماز کا رکن ہے۔ (خزائن العرفان)

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○

(پ ۱۵، رکوع ۹، ۷۹، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو۔ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

(کنزالایمان)

مسئلہ: تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں۔ اور سنت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائے۔

مسئلہ: اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کرے۔ درمیانی میں تہجد پڑھنا افضل ہے۔ اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے اور آدھی رات عبادت کرے تو نصف اخیر افضل ہے۔

مسئلہ: جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو اس کے لئے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے۔ (جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے) (خزائن العرفان)

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ○ (پ ۱۵، رکوع ۱۲، ۱۰۹، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے۔ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا، جو خوفِ الٰہی سے روئے۔ (خزائن العرفان)

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

(پ ۲۹، رکوع ۱۴ ۲۰، المزمل)

ترجمہ:۔ بیشک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات، کبھی تہائی۔ اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی، اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے

کہ اے مسلمانوں تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا۔ تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی۔ اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے کچھ بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے۔ اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے، تو جتنا قرآن میسر ہو اتنا پڑھو۔ اور نماز قائم رکھو، اور زکواۃ دو۔ اور اللہ کو اچھا قرض دو اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے۔ اور اللہ سے بخشش مانگو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے نماز میں مطلق قرأت کی فرضیت ثابت ہوئی۔

مسئلہ: اقل درجہ قرأت مفروض ایک بڑی آیت اور تین چھوٹی آیتیں ہیں۔ (خزائن العرفان)

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ○

ترجمہ:۔ اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے (کنز الایمان)

(پ ۳۰، رکوع ۹۔ ۲۱، انشقاق)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے سننے والے پر حدیث سے ثابت ہے کہ

پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہے۔ خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

مسئلہ: سجدۂ تلاوت کے لئے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لئے ہیں۔ مثل طہارت اور قبلہ رو ہونے اور ستر عورت وغیرہ کے۔

مسئلہ: سجدہ کے اول آخر اللہ اکبر کہنا چاہیئے۔

مسئلہ: امام نے آیت سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سن لے اس پر بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔ اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (خزائن العرفان)

باب الجمعہ

نماز جمعہ سے متعلق مسائل

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(پ ۲۸، رکوع ۱۲، سورہ ۹ الجمعہ)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو، اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام یعنی ممنوع ہو جاتی

ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں، اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔

مسئلہ : اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی واہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا۔

مسئلہ : جمعہ مسلمان مرد مکلف آزاد تندرست مقیم وشہری پر واجب ہے نابینا، لنگڑے پر واجب نہیں۔ صحت جمعہ کے لئے سات شرطیں ہیں۔

(۱) شہر جہاں فیصلہ مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو، یا فنائے شہر جو شہر سے متصل ہو، اور اہل شہر اس کو اپنے حوائج کے کاموں میں لاتے ہوں۔

(۲) حاکم

(۳) وقت ظہر

(۴) خطبہ وقت کے اندر

(۵) خطبہ کا قبل نماز ہونا، اتنی جماعت میں جو جمعہ کے لئے ضروری ہے۔

(۶) جماعت اور اس کی اقل مقدار تین مرد ہیں سوائے امام کے۔

(۷) اذن عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے روکا نہ جائے۔ (خزائن العرفان)

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ط قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (پ۲۸، رکوع ۱۲، سورۃ الجمعہ)

اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے، تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ کا رزق سب سے اچھا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہیئے۔ (خزائن العرفان)

باب المساجد

مسجدوں کے آداب واحترام سے متعلق مسائل

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۵ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (پ ۱ ع ۱۴ ۱۱۴ البقرہ)

ترجمہ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لئے جانے سے۔ اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہونچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے انکے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب

مسئلہ : جو شخص مسجد کو ذکر و نماز سے معطل کردے وہ مسجد کو ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے

مسئلہ : مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز سے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کو نقصان پہونچانے سے اور بے حرمتی کرنے سے بھی۔ (خزائن العرفان)

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○

(پ ۱۱، رکوع ۲، ۱۰۸، التوبہ)

ترجمہ : بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں۔ اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

(کنز الایمان)

مسئلہ : اس سے مراد مسجد قبا ہے جس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔ اور جب تک حضور نے مسجد قبا میں قیام فرمایا اس میں نماز پڑھی، بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔ مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجد مدینہ مراد ہے۔ اور اس میں حدیثیں وارد ہیں۔ ان دونوں باتوں میں کچھ تعارض نہیں کیوں کہ آیت مسجد قبا میں نازل ہونا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ مسجد مدینہ میں یہ اوصاف نہ ہوں۔

(خزائن العرفان)

باب الصوم

(روزہ سے متعلق مسائل)

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(پ۲، رکوع ۷، ۱۸۴، البقرہ)

ترجمہ: گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، اور جنہیں اتنی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دے ایک مسکین کا کھانا۔ پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے، تو وہ اس کے لئے بہتر ہے۔ اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے۔ اگر تم جانو۔

(کنزالایمان)

كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○

(پ۲، رکوع ۷، ۱۸۷، البقرہ)

ترجمہ: روزے کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا۔ وہ تمہاری لباس ہیں، اور تم ان کے لباس۔ اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا۔ تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔ اور کھاؤ۔ اور پیو۔ یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے۔ سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو۔ اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ۔ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے۔ لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

(کنزالایمان)

مسئلہ : مریض کو محض وہم پر افطار جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہر النفس طبیعت کی خبر سے اس کا غلبۂ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول و زیادتی کا سبب ہوگا۔

مسئلہ : جو بالفعل بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا، وہ بھی مریض کے حکم میں ہے۔

مسئلہ : حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار جائز ہے۔

مسئلہ : جس مسافر نے طلوع فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع شروع کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔ (خزائن العرفان)

مسئلہ : جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے اور آئندہ قدرت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو تو اسے شیخ فانی کہتے ہیں اس کے لئے جائز ہے کہ افطار کرے۔ اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع یعنی ایک سو پچھتر روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں کا یا اس سے دونے جو یا اس کی قیمت بطور فدیہ دے۔

مسئلہ : اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی، تو روزہ واجب ہوگا۔

مسئلہ : اگر شیخ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اپنے عفو تقصیر کی دعا کرتا رہے۔ (خزائن العرفان)

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ

مسئلہ : صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے منافی نہیں جس کو بحالت جنابت صبح ہوئی وہ غسل کرے اس کا روزہ جائز ہے۔

مسئلہ : علماء نے اس آیت کو صوم وصال کے روزے کے ممنوع ہونے کی دلیل قرار دی ہے۔

اعتکاف کے متعلق مسائل

اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ ۪ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○ (پ۲، رکوع ۷، ۱۸۷، البقرۃ)

ترجمہ:۔ روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا۔ وہ تمہاری لباس ہیں۔ اور تم ان کے لباس۔ اللہ نے جانا کہ تم

اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی۔ اور تمہیں معاف فرمایا۔ تو اب سے صحبت کرو۔ اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔ اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو۔ اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ ان کے پاس نہ جاؤ۔ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

(کنزالایمان)

مسئلہ: اعتکاف میں عورتوں سے بوس وکنار حرام ہے۔

مسئلہ: معتکف کو مسجد میں سونا کھانا پینا جائز ہے۔

مسئلہ: عورتوں کا اعتکاف ان کے گھر میں جائز ہے۔

مسئلہ: اعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے جس میں جماعت قائم ہو۔

مسئلہ: اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔ (خزائن العرفان)

باب الزکوٰۃ

زکوٰۃ سے متعلق احکام ومسائل

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝

(پ۳، رکوع ۴، آیت ۲۶۷ البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا، اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو۔ اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے کسب اباحت اور اموال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہوتی ہے۔ (خزائن العرفان)

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ (پ۱۰، رکوع ۱۴، آیت ۶۰، التوبہ)

ترجمہ: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے۔ اور گردنیں چھڑانے میں اور قرضداروں کو اللہ کی راہ میں مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے۔ اللہ کا اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے مؤلفۃ القلوب باجماع صحابہ ساقط ہو گئے کیوں کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی۔ یہ اجماع زمانہ صدیق اکبر میں منعقد ہوا۔

مسئلہ: فقیر وہ ہے جس کے پاس ادنیٰ چیز نہ ہو۔ اور جب تک اس کے پاس ایک وقت کے کھانے کے لئے کچھ ہو اس کو مانگنا جائز نہیں۔

مسئلہ: مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کر سکتا ہے۔ عاملین وہ لوگ ہیں جن کو امام

نے صدقات تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو انہیں امام اتنا دے جتنا کہ ان کے اور ان کے متعلقین کے لئے کافی ہو۔

مسئلہ: اگر عامل غنی ہو تو بھی اس کو لینا جائز ہے۔

مسئلہ: عامل سید ہاشمی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے۔

مسئلہ: مؤلفۃ القلوب باجماع صحابہ ساقط ہو گئے کیوں کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی یہ اجماع زمانۂ صدیق اکبر میں منعقد ہوا۔

مسئلہ: گردنیں چھڑانے سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے مکاتب کر دیا ہو اور ایک مقدار مال کی مقرر کر دی ہو کہ اس قدر ادا کریں تو آزاد ہیں۔ وہ بھی مستحق ہیں ان کو آزاد کرانے کے لئے مال زکوٰۃ دیا جائے۔

مسئلہ: قرضدار جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا کریں۔ انہیں ادائے قرض میں مال زکوٰۃ سے مدد دی جائے۔

مسئلہ: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بے ساز و سامان مجاہدین اور نادار حاجیوں پر صرف مراد ہے۔

مسئلہ: ابن السبیل سے وہ مسافر مراد ہیں جن کے پاس مال نہ ہو۔ اور دینی نادار طلبا بھی۔

مسئلہ: زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک قسم کو دے۔

مسئلہ: زکوٰۃ انہیں لوگوں کے لئے خاص کی گئی ہے تو ان کے علاوہ اور دوسرے مصرف میں خرچ نہ کی جائے گی۔ نہ مسجد کی تعمیر میں نہ مردے کے کفن میں نہ ان کے قرض کی ادا میں۔

مسئلہ: زکوٰۃ بنی ہاشم اور غنی اور ان کے غلاموں کو نہ دی جائے گی۔ اور نہ آدمی اپنی بیوی اور اولاد اور غلاموں کو دے۔ (تفسیر احمدی و مدارک، خزائن العرفان)

باب الحج

(حج سے متعلق مسائل)

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ○ (پ۲، رکوع ۳، ۱۵۸ البقرہ)

ترجمہ:- بیشک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: سعی (صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا) واجب ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی ہے۔ اس کے ترک سے دم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے۔

مسئلہ: صفا و مروہ کے درمیان سعی حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے۔ فرق یہ ہے کہ حج کے اندر عرفات میں جانا اور وہاں سے طواف کعبہ کے لئے شرط ہے اور عمرہ کے لئے عرفات میں جانا شرط نہیں۔

مسئلہ: عمرہ کرنے والا اگر بیرون مکہ سے آئے تو اس کو براہ راست مکہ میں آکر طواف کرنا چاہیئے۔ اور اگر مکّہ کا ساکن ہو تو اس کو چاہیئے کہ حرم سے باہر جائے۔ اور وہاں سے طواف کعبہ کے لئے احرام باندھ کر آئے۔ حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہو سکتا ہے۔ کیوں عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ میں جانا جو حج میں شرط ہے وہ سال میں ایک مرتبہ ہی ممکن ہے۔ اور عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے کوئی وقت معین نہیں۔

(خزائن العرفان)

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنْتُمْ ۟ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۝

(پ۲، رکوع ۸، آیت ۱۹۶، البقرہ)

ترجمہ:۔ اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔ پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو۔ جو میسر آئے۔ اور اپنے سر نہ منڈاؤ۔ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہونچ جائے۔ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ دے روزے یا خیرات، یا قربانی۔ پھر جب تم اطمینان سے ہو تو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے۔ اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے۔ پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے۔ اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ۔ یہ پورے دس ہوئے۔ یہ حکم اس کے لئے ہے۔ جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : حج بقول راجح ۹ھ میں فرض ہوا۔ اس کی فرضیت قطعی ہے۔ حج کے فرائض یہ ہیں۔ (۱) احرام (۲) عرفہ میں وقوف (۳) طوافِ زیارت۔

حج کے واجبات یہ ہیں۔ (۱) مزدلفہ میں وقوف (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی۔ (۳) رمی جمار (۴) اور آفاقی کے لئے طواف رجوع (۵) اور حلق یا تقصیر۔

عمرہ کے رکن طواف و سعی ہیں۔ اور ان کی شرط احرام و حلق ہے۔

حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں۔ (۱) افراد بالحج۔ وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے۔ خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے۔

(۲) افراد بالعمرہ وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا احرام باندھے۔ اور دل سے اس کا قصد کرے۔ خواہ وقت تلبیہ اس کا ذکر کرے یا نہ کرے اور اس کے لئے اشہر حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے مگر حج و عمرہ کے درمیان المام صحیح کرے۔ اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو۔

(۳) قران۔ یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے اور وہ احرام میقات سے باندھا ہو۔ یا اس سے قبل اشہر حج میں یا اس سے قبل اوّل سے حج و عمرہ دونوں کی نیت ہو۔ خواہ وقت تلبیہ دونوں کا ذکر زبان سے کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے۔

(۴) تمتع یہ کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے۔ اور اشہر حج میں عمرہ کرے۔ یا اکثر طواف اس کے اشہر حج میں ہوں۔ اور حلال ہو کر حج کے لئے احرام باندھے اور اس سال حج کرے۔ اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ المام صحیح نہ کرے۔

(مسکین و فتح)

مسئلہ : اس آیت سے علماء نے قران ثابت کیا ہے۔

مسئلہ: اہل مکہ کے لئے نہ قران ہے نہ تمتع۔ اور حدود مواقیت کے رہنے والے اہل مکہ میں داخل ہیں۔ مواقیت پانچ ہیں۔ (۱) ذوالحلیفہ (۲) ذات عرق، (۳) جحفہ (۴) قرن۔(۵) یلملم۔ ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لئے، ذات عرق اہل عراق کے لئے۔ جحفہ اہل شام کے لئے۔ قرن اہل نجد کے لئے۔ یلملم اہل یمن کے لئے۔

مسئلہ: حج کو اپنے اوپر لازم وواجب کرے، احرام باندھ کر یا تلبیہ کہہ کر ہدی چلا کر اس پر یہ چیزیں لازمی ہیں جن کا ذکر اسی باب میں آگے ہے۔

مسئلہ: جب تک تجارت سے افعال حج کی ادا میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مباح ہے۔

مسئلہ: عرفات میں وقوف فرض ہے کیوں کہ افاضہ بلا وقوف متصور نہیں۔ (خزائن العرفان)

طریق حج کا مختصر بیان

طریق حج کا مختصر بیان یہ ہے کہ حاجی ۸ ذی الحجہ کو صبح سے مکہ سے روانہ ہو۔ وہاں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ

تک ٹھہرے، اور اسی روز منیٰ سے عرفات آئے۔ بعد زوال امام دو خطبہ پڑھے یہاں حاجی ظہر و عصر کی نماز امام کے ساتھ ظہر کے وقت ایک ساتھ جمع کر کے پڑھے ان دونوں نمازوں کے لئے اذان ایک ہوگی اور تکبیریں دو۔ اور دونوں نمازوں کے درمیان سنت ظہر کے سوا کوئی نفل نہ پڑھی جائے اس جمع کے لئے امام اعظم ضروری ہے۔ اگر امام اعظم نہ ہو یا گمراہ بدمذہب ہو تو ہر نماز علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے وقتوں پر پڑھی جائے۔ اور عرفات میں غروب تک ٹھہرے پھر مزدلفہ کی طرف لوٹے۔ اور جبل قزح کے قریب اترے۔ مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے عشاء کے وقت پڑھے۔ اور فجر کی نماز خوب اول وقت اندھیرے میں پڑھے اور وادی محشر کے سوا تمام مزدلفہ اور بطن عرفہ کے سوا تمام عرفات موقف ہے جب صبح خوب روشن ہو تو روز نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ کی طرف آئے اور بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کی سات مرتبہ رمی کرے۔ پھر اگر چاہے قربانی کرے پھر بال منڈائے یا کتر لے، پھر ایام نحر میں سے کسی دن طواف زیارت کرے۔ پھر منیٰ آکر تین روز اقامت کرے اور گیارھویں کے زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی کرے۔ اس جمرہ سے شروع کرے جو مسجد کے قریب ہے پھر جو اسکے بعد ہے پھر جمرۂ عقبہ ہر ایک کی سات سات مرتبہ پھر اگلے روز ایسا ہی کرے پھر اگلے روز ایسا ہی۔ پھر مکہ مکرمہ کی طرف چلا آئے۔ (تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے)

مسئلہ: اس آیت سے ذکر جہر اور ذکر جماعت ثابت ہے۔

> اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (پ۴، رکوع ۱، آیت ۹۶ آل عمران)
>
> ترجمہ: بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا۔ وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اسکے لئے استطاعت شرط ہے ، حدیث شریف میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفصیل زاد راحلہ سے فرمائی ، زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہیئے کہ جاکر واپس آنے تک کے لئے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال کے علاوہ ہونا چاہیئے ، راہ کی امن بھی ضروری ہے کیوں کہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ۔ (خزائن العرفان)

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ()

(پ ، رکوع ۳ ، ۹۵ المائدہ)

ترجمہ اے ایمان والو شکار نہ مارو ، جب تم احرام میں ہو ۔ اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے ، تم میں کہ دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں ۔ یہ قربانی ہو کعبہ کو پہونچتی ۔ یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گذرا ، اور جو اب کرے گا ، اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا ۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : محرم کو شکار یعنی خشکی کے کسی بھی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے ۔

مسئلہ : جانور کی طرف شکار کرنے کے لئے اشارہ کرنا ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو ۔

مسئلہ : کاٹنے والا کتا اور کوا اور بچھو ، چیل اور چوہا اور بھیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو حدیث میں فواسق فرمایا گیا ہے ، اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی ۔

مسئلہ : حالت احرام میں جن جانوروں کو مارنا ممنوع ہے ۔ وہ ہر حال میں ممنوع ہے ، عمداً یا خطاً ۔ عمداً کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا ، اور خطاً کا حکم احادیث شریف سے ۔

مسئلہ : یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غلہ خرید کر مسکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر پہونچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس کی قیمت میں مسکینوں کے ایسے جتنے حصے ہوتے تھے اتنے ہی روزے رکھے ۔ (خزائن العرفان)

مقام قبول دعا

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ (پ ، رکوع ۱۵ ، ۱۲۸ ، البقرۃ)

ترجمہ ۔ اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا ، اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع

فرمایا بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان،
(کنز الایمان)

مسئلہ : یہ جگہ (مقام ابراہیم) قبول دعا کی ہے۔ اور یہاں دعا و توبہ سنت ابراہیمی ہے
(خزائن العرفان)

باب الذبح

(ذبح سے متعلق مسائل)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ
إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ
فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ○

(پ۱، رکوع ۸ ۶۸ البقرۃ)

ترجمہ:۔ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے گائے کیسی کہا
وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ اوسر بلکہ ان دونوں
کے بیچ میں تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : غیبی فیض قربانی اور خیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

مسئلہ : راہ خدا میں نفیس مال دینا چاہیئے۔

مسئلہ : گائے کی قربانی افضل ہے۔ (خزائن العرفان)

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ (پ ۶ رکوع ۵ سورۃ المائدہ)

ترجمہ: اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا۔ تم فرمادو کہ حلال کی گئی تمہارے لئے پاک چیزیں۔ اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیئے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس سے انہیں سکھاتے۔ تو کھاؤ اسمیں سے جو وہ مار کر تمہارے لیے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : تیر سے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر تیر مارا اور اس سے شکار مجروح ہوکر مرگیا۔ تو حلال ہے۔ اور اگر نہ مرا تو دوبارہ اس کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اس کو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا تو ان سب

صورتوں میں حرام ہے۔

مسئلہ : مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ (مگر اس زمانے کے کتابی مشرک ہوچکے ہیں۔ لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (خزائن العرفان)

بَابُ النِّکَاح

نکاح سے متعلق مسائل

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

(پ۲ رکوع ۱۱، ۲۲۱، البقرہ)

ترجمہ: اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو۔ اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جبتک وہ ایمان نہ لائیں۔ اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو۔ وہ دوزخ

کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں بیان کرتا ہے لوگوں کے لئے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: مسلمان عورت کا نکاح مشرک وکافر کے ساتھ باطل وحرام ہے۔ (خزائن العرفان)

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(پ۲، رکوع ۱۵، ۲۳۶ البقرہ)

ترجمہ: تم پر کچھ مطالبہ نہیں تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کر لیا ہو۔ اور ان کو کچھ برتنے کو دو مقدور والے پر اس کے لائق، اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اگر اس کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی تو مہر لازم نہیں، اور خلوت صحیحہ اس کے حکم میں ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ بے ذکر مہر بھی نکاح درست ہے مگر اس صورت میں بعد نکاح مہر معین کرنا ہوگا اور ایسا نہ کیا تو بعد دخول مہر لازم ہو جائے گا۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

(پ۴، رکوع ۱۲، س۴، النساء)

ترجمہ: اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں، دو دو اور تین تین اور چار چار، پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو، یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لئے ایک وقت میں چار عورتوں سے نکاح جائز ہے خواہ وہ حرّہ ہو یا امہ یعنی باندی۔

مسئلہ: تمام امت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کے آٹھ بیبیاں تھیں حضور نے فرمایا۔

ان میں سے چار کو رکھنا۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غیلان بن سلمی ثقفی اسلام لائے ان کے دس بیویاں تھیں وہ سب ساتھ مسلمان ہوئیں حضور نے فرمایا کہ ان میں سے چار رکھو۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بیویوں کے درمیان عدل فرض ہے۔ نئی، پرانی، باکرہ یا ثیبہ سب استحقاق میں برابر ہیں۔ یہ عدل لباس میں کھانے پینے میں مسکن یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے۔ ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔

مسئلہ: عورتوں کو اختیار ہے وہ اپنے مہر کا کوئی جزء شوہر کو ہبہ کر دیں یا کل مہر، مگر مہر بخشوانے کے لئے انہیں مجبور کرنا، ان کے ساتھ بد خلقی کرنا نہ چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے طبن لکم فرمایا جس کے معنی ہیں دل کی خوشی سے معاف کرنا۔ (خزائن العرفان)

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

(پ۴، رکوع ۱۴، س۴ النساء)

ترجمہ: اور کیوں کر اسے واپس لو گے، حالاں کہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا۔ اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے۔

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

(پ۵، رکوع ۱، ۲۴، النساء)

ترجمہ: اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سوا جو رہیں وہ حلال ہیں تمہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔ قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو۔ ان کے بندھے ہوئے مہر انھیں دو۔ اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: نکاح میں مہر ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر مہر معین نہ کیا ہو جب مہر واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ: مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ چیزیں مال نہیں ہیں۔

مسئلہ: اتنا قلیل کہ جس کو مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ حضرت جابر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پ۵، رکوع ۱، ۲۵، النساء)

ترجمہ: اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں، تو ان سے نکاح کرے، جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں۔ ایمان والی کنیزیں۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو انکے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو۔ قید میں آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی۔ جب وہ قید میں آجائیں۔ پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے۔ جو آزاد عورتوں پر ہے۔ اس کے لئے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے۔ اور صبر

کرناتمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: جو شخص حرہ سے نکاح کی وسعت رکھتا ہو اس کو بھی مسلمان باندی سے نکاح کرنا جائز ہے۔ یہ مسئلہ اس آیت سے تو نہیں ہے مگر اوپر کی آیت سے ثابت ہے۔

مسئلہ: ایسے ہی کتابیہ باندی سے بھی نکاح جائز ہے۔ اور مومنہ کے ساتھ افضل و مستحب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوا۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ باندی کو اپنے مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کا حق نہیں اسی طرح غلام کو بھی۔ (خزائن العرفان)

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ○

(پ۵، رکوع ۳، ۳۴ النساء)

ترجمہ: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر

فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں، خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا۔ اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو۔ تو انہیں سمجھاؤ۔ اور ان سے الگ سوؤ۔ اور انہیں مارو۔ پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو۔ بیشک اللہ بلند بڑا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ○

(پ۵، رکوع ۳، ۳۵، النساء)

ترجمہ: اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو۔ تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو۔ اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے، یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے۔ تو اللہ ان میں میل کر دے گا بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: ثالث کو زوجین میں تفریق کرنے کا اختیار نہیں۔ (خزائن العرفان)

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَۚ وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ○

(پ۲۰، رکوع ۶، س۲۷ القصص)

ترجمہ: کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں۔ اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کرو تو تمہاری طرف سے ہے۔ اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا قریب ہے انشاء اللہ تم مجھے نیکوں سے پاؤ گے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: عقد کے لئے صیغۂ ماضی ضروری ہے۔

مسئلہ: اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے۔

مسئلہ: آزاد مرد کا آزاد عورت سے کسی آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر نکاح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے، اور یہ چیزیں مہر نہ ہو سکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا۔ (خزائن العرفان)

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْؕ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ○

ترجمہ: اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے۔ اور تمہاری ان عورتوں کو جنہیں تم ماں کے برابر کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا۔ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے۔ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ (کنزالایمان)

(پ۲۱ رکوع ۱۱، س۳۳ الاحزاب)

مسئلہ: ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا۔ لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ: ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا ہے۔ اور یہ میسر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

مسئلہ: کفارہ ادا ہونے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: ظہار منکوحہ کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جس کو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں۔ مثلاً کسی نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے۔ تو وہ مظاہر ہو گیا۔ (خزائن العرفان)

باب الطلاق

(طلاق سے متعلق مسائل)

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْــٴًـا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَاۚ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

(پ۲، رکوع ۱۳، آیت ۲۲۹، البقرہ)

ترجمہ: یہ طلاق دو بار تک ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے

یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو۔ مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے، پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔
(کنزالایمان)

مسئلہ: خلع طلاق بائن ہوتا ہے۔

مسئلہ: خلع میں لفظ خلع کا ذکر ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر جدائی کی طلب گار عورت ہو تو خلع میں مقدار مہر سے زائد لینا مکروہ ہے۔ اور اگر عورت کی طرف سے شوہر پر حرمت مغلظہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ نہ ہو۔ یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے، اور وہ بعد صحبت طلاق دے پھر عدت گذرے۔ (خزائن العرفان)

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ○

(پ۲۱، رکوع ۲، آیت ۲۹، الاحزاب)

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : اور جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

مسئلہ : جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو۔ اس کو قبل دخول طلاق دی تو ایک جوڑا دینا ہوگا جسمیں تین کپڑے ہوں۔ (خزائن العرفان)

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

(پ ۲۱، رکوع ۲۰، ۳۰ الاحزاب)

ترجمہ:۔ اے نبی کی بی بیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا۔ اور یہ اللہ کو آسان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اسی لئے عالم کا گناہ جاہل سے زیادہ قبیح ہوتا ہے۔ اور اسی لئے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے۔ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بی بیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لئے ان کی ادنیٰ بات سخت گرفت کے قابل ہے۔

فائدہ جلیلہ : لفظ فاحشہ جب معرفہ ہو کر وارد ہو تو اس سے زنا اور لواطت مراد ہوتے ہیں اور جب موصوف ہو کر وارد ہو تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور فساد معاشرت مراد ہوتا ہے اس آیت میں نکرہ موصوفہ ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے (جمل وغیرہ خزائن العرفان)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

(پ ۲۲، رکوع ۳، ۴۹ الاحزاب)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو، پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو۔ تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو۔ تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے چھوڑ دو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی اس پر عدت واجب نہیں۔

مسئلہ : خلوت صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوت صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ مباشرت نہ ہوئی ہو۔

مسئلہ : یہ حکم مومنہ کتابیہ کے لئے عام ہے۔ لیکن آیت میں مومنات کا ذکر فرمانا اس طرف مشیر ہے کہ نکاح کرنا مومنہ سے اولیٰ ہے۔

مسئلہ : مہر مقرر ہو چکا تھا۔ تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور ایک جوڑا جس میں تین کپڑے ہوں گے (خزائن العرفان)

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا

قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

(پ ۲۸، رکوع ۱، س ۳ المجادلہ)

ترجمہ:۔ اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اسکے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ باندی سے ظہار نہیں۔ اگر اس کو محرمات سے تشبیہ دے تو مظاہر نہ ہوگا۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے وطی اور اس کے دواعی حرام ہیں،

خزائن العرفان

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ (پ ۲۸، رکوع ۱۷، س ۱، الطلاق)

ترجمہ:۔ اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو۔ اور عدت کا شمار رکھو، اور اپنے رب اللہ سے ڈرو، عدت میں انہیں ان کے گھر سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں۔ مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا۔ بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: غیر مدخولہ پر عدت نہیں۔ باقی تینوں قسم کی عورتیں جو ذکر کی گئیں۔ انہیں ایام نہیں ہوتے تو ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی۔

مسئلہ: غیر مدخول بہا کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے آیت میں جو حکم دیا گیا ہے اس سے مراد ایسی غیر مدخول بہا عورتیں ہیں جن کی عدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دینا ایسے طہر میں دیں جس میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو۔ پھر عدت گذرنے تک ان سے تعرض نہ کریں اس کو طلاق احسن کہتے ہیں۔

طلاق حسن غیر موطؤہ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو۔ اس کو ایک طلاق دینا طلاق حسن ہے خواہ یہ طلاق حیض میں ہو اور موطؤہ عورت اگر صاحب حیض ہو تو اسے تین طلاقیں ایسے تین طہروں میں دینا جس میں ان سے قربت نہ کی گئی ہو، طلاق حسن ہے۔ اور اگر موطؤہ صاحب حیض نہ ہو تو

اس کو تین طلاقیں تین مہینوں میں دینا طلاق حسن ہے۔

طلاق بدعی: طلاق بدعی مکروہ ہے مگر واقع ہو جاتی ہے اور ایسی طلاقیں دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔

مسئلہ: عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنا لازم ہے۔ نہ شوہر کو جائز ہے کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے اور نہ عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا روا ہے۔

مسئلہ: اگر عورت فحش ہے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اس کو نکالنا جائز ہے کیوں کہ وہ ناشزہ کے حکم میں ہے۔

مسئلہ: جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن شب گذارنا اس کو شوہر کے گھر ہی میں ضروری ہے۔

مسئلہ: جو عورت طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان حائل ہو۔

مسئلہ: اگر شوہر فاسق ہو، یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو اس مکان سے چلا جانا بہتر ہے۔

(خزائن العرفان)

وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ

حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ○

(پ۲۸، رکوع ۱۷، ۴ الطلاق)

ترجمہ: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔ اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا۔ اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔ اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرما دے گا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔ خواہ وہ عورت طلاق کی ہو یا وفات کی۔

(خزائن العرفان)

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَیْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰی ○

(پ۲۸، رکوع ۱۷، ۶ الطلاق)

ترجمہ:۔ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان ونفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچہ پیدا ہو پھر اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو پھر اگر باہم مضائقہ کرو تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: طلاق دی ہوئی عورت کو تا عدت رہنے کے لئے اس کے حسب حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے۔ اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے۔

مسئلہ: نفقہ جیسا حاملہ کو دینا واجب ہے ایسے ہی غیر حاملہ کو بھی خواہ اسے طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔ (خزائن العرفان)

باب الجہاد

جہاد سے متعلق مسائل

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ (پ۲، رکوع ۱۰، ۲۱۶، البقرۃ)

ترجمہ: تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا، اور وہ تمہیں ناگوار ہے، اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے، اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے۔ اور وہ تمہارے حق میں بری ہو۔ اور اللہ جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے۔ (خزائن العرفان)

مسئلہ: جہاد فرض ہے جب اس کے شرائط پائے جائیں۔ اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر

چڑھائی کریں، تو جہاد فرض عین ہوجاتا ہے ورنہ فرض کفایہ۔ (خزائن العرفان)

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝

(پ۲، رکوع ۱۰، ۲۱۷، البقرہ)

ترجمہ:۔ تم سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام میں لڑنے کا حکم تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے۔ اور اللہ کی راہ سے روکنا۔ اور اس پر ایمان نہ لانا، اور مسجد حرام سے روکنا، اور اس کے بسنے والوں کو نکال دینا۔ اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں۔ اور ان کا فساد قتل سے سخت تر ہے۔ اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔ اگر بن پڑے

اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے، پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا۔ دنیا میں، اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں۔ انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: ماہ حرام میں **جنگ کی حرمت کا حکم** آیہ اقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم سے منسوخ ہوگیا۔ **(خزائن العرفان)**

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَاْلُونَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

(پارہ ۴۔ رکوع ۳، ۱۱۸، آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔ ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہونچے، بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا۔ اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں۔ اور بڑا ہے۔ ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو (کنزالایمان)

مسئلہ: کفار سے دوستی و محبت کرنا اور انہیں اپنا راز دار بنانا ناجائز و ممنوع ہے۔ (خزائن العرفان)

إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ○

(پ۴، رکوع ۳، آیت ۱۲۰، آل عمران)

ترجمہ: تمہیں کوئی بھلائی پہونچے تو انہیں برا لگے، اور تم کو برائی پہونچے تو اس پر خوش ہوں۔ اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کئے رہو تو ان کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا۔ بیشک ان کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں۔ کنزالایمان۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلے میں صبر و تقویٰ ہی کام آتا ہے۔ (خزائن العرفان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ○

(پ۴ ع ۷، آیت ۱۴۹ آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہے پر چلے تو وہ تمہیں الٹے پاؤں لوٹا دیں گے۔ پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ گے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علٰحدگی اختیار کریں اور ہرگز ان کے رائے مشوروں پہ عمل نہ کریں، اور ان کے کہنے پر نہ چلیں۔ (خزائن العرفان)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ○

(پ۴، رکوع ۸، آیت ۱۵۹ آل عمران)

ترجمہ: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج اور سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔ تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو۔ اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو۔ تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک

توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا۔

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں۔ (خزائن العرفان)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ○ (پ۵ رکوع ۷، ۱۷ النساء)

ترجمہ :۔ اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو۔ پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہوکر نکلو۔ یا اکٹھے چلو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلے میں اپنی حفاظت کی تدبیر جائز ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ﳕ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○ (پ۶، رکوع ۱۲، ۵ المائدہ)

ترجمہ :۔ اے ایمان والو۔ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ اور وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافوں

کو راہ نہیں دیتا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : اس آیت سے یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا۔ یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔ (خزائن العرفان)

باب الشہداء

(شہدا سے متعلق مسائل)

فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ○ (پ۱، رکوع ۶، ۵۹ البقرۃ)

ترجمہ: تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی۔ اس کے سوا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا۔ بدلہ ان کی بے حکمی کا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: طاعون پچھلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمہارے شہر میں واقع ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، اور دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ۔

مسئلہ: جو لوگ مقام وبار میں رضائے الٰہی پر صابر رہیں اگر وبا سے محفوظ رہیں جب بھی انہیں شہادت کا ثواب ملے گا۔ (خزائن العرفان)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ (پ۲، رکوع ۳، ۱۵۴ البقرہ)

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کو قبر میں جنتیں ملتی ہیں۔

مسئلہ: شہید وہ مکلّف مسلمان ہے جو تیز ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو۔ اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو، یا معرکۂ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی تو اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ ان کو غسل دیا جائے نہ کفن، اپنے کپڑوں میں ہی رکھا جائے، آخرت میں شہید کا بڑا درجہ ہے بعض شہدا تو وہ ہیں کہ ان پر تو دنیا میں یہ احکام جاری نہیں ہوئے لیکن آخرت میں ان کے لئے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر، یا جل کر، یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا، طالب علم، سفر حج، قرض، راہ حق میں مرنے والا، اور نفاس میں مرنے والی عورت اور پیٹ مرض اور طاعون اور ذات الجنب اور سل میں اور جمعہ کے دن مرنے والے وغیرہ۔ (خزائن العرفان)

باب البیوع

خرید وفروخت سے متعلق مسائل

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ○

(پ۱، رکوع ۲، ۱۶، البقرہ)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا۔ اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے بیع تعاطی کا جواز ثابت ہوا۔ یعنی خرید وفروخت کے الفاظ کہے بغیر رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے۔ (خزائن العرفان)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

(پ۴، رکوع ۵، ۱۳۰، آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو سود دونا دون کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس میں سود کی ممانعت فرمائی گئی ہے مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانے میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تھی تو قرض خواہ مال زیادہ کرکے مدت بڑھا دیتے اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے ہیں۔

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔

(خزائن العرفان)

باب القتل و القصاص

قتل و قصاص سے متعلق مسائل

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَالِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (پ۱ رکوع ۶، آیت ۵۲ البقرہ)

پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی کہ کہیں تم احسان مانو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: شرک سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: مرتد کی سزا قتل ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت قتل و خونریزی سے بھی سخت تر جرم ہے۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا، وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ (پ۱ رکوع ۹، آیت ۷۲ البقرہ)

ترجمہ:۔ اور جب تم نے ایک خون کیا۔ تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے۔ اور اللہ کو ظاہر کرنا تھا جو تم چھپاتے تھے (کنز الایمان)

مسئلہ: قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہے گا۔

مسئلہ: اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کسی حملہ آور سے جان بچانے کے لئے مدافعت کی اس میں وہ قتل ہو گیا۔ تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہوگا۔ (خزائن العرفان)

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۚ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۚ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ

خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

(پ۱، رکوع ۱۲، س۲، ۱۰۲ البقرۃ)

ترجمہ:۔ اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا۔ ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت ماروت پر اترا۔ اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش میں ہیں تو اپنا ایمان نہ رکھو۔ تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں۔ اور اس سے ضرر نہیں پہونچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا۔ اور بے شک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ اور بیشک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں۔ کسی طرح انہیں علم ہوتا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہے تو قتل کر دیا جائے گا۔

مسئلہ: جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قطاع طریق کے حکم میں ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

مسئلہ: جادوگر کی توبہ قبول ہے۔

مسئلہ: موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ اور تاثیرات و اسباب تحت مشیت ہیں۔ (خزائن العرفان)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

(پ۲، رکوع ۶، ۱۷۸ البقرۃ)

ترجمہ: اے ایمان والو تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو۔ آزاد کے بدلے آزاد، اور غلام کے بدلے غلام، اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضہ ہو۔ اور اچھی طرح ادا۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے۔ اور تم پر رحمت۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کرے۔ اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: ولی مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کر دے یا مال پر صلح کر لے اگر اس پر وہ راضی نہ ہو تو قصاص ہی فرض رہے گا۔

مسئلہ: اگر مقتول کے سارے اولیاء قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں رہتا۔

مسئلہ : اگر مال پر صلح کریں تو قصاص لازم نہیں رہتا۔ ساقط ہوجاتا ہے اور مال واجب ہوجاتا ہے

مسئلہ : ولی مقتول کو قاتل کا بھائی فرمانے میں دلالت ہے اس پر کہ قتل اگرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے اخوتِ ایمانی قطع نہیں ہوتی۔ اس میں خوارج کا ابطال ہے، جو مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں۔

(خزائن العرفان)